مدینۃ المسیح

قادیان ۹- جنوری - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی تک نزلہ کی شکایت ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

چودھری غلام حسین صاحب بی۔ اے۔ ایس پنشنر محلہ دارالفضل گردن پر کاربنکل نکلنے کی وجہ سے زیادہ بیمار ہیں۔ میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان کا لڑکا محمد یوسف چار ہفتے سے بعارضہ بخار بیمار ہے مولوی ابوالعطاء صاحب کا چھوٹا بچہ انفلوئنزا سے بیمار ہے۔ سب کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک رکعت میں قرآن شریف ختم کرنا

"بعض لوگ جو ایک رکعت میں قرآن شریف ختم کرنا فخر سمجھتے ہیں۔ وہ درحقیقت لاف مارتے ہیں۔ دنیا کے پیشہ ور لوگ بھی اپنے اپنے پیشہ پر ناز کرتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی اس طریق سے قرآن شریف ختم نہیں کیا۔ بلکہ چھوٹی چھوٹی سورتوں پر آپ نے اکتفا کیا۔"

انعامات الٰہی کی جڑ

"ہر ایک شے کی ایک اصل ہوتی ہے۔ اور انعامات الٰہی کی بھی ایک جڑ ہے۔ ہر ایک چیز جو ہم اللہ تعالےٰ سے طلب کرسکتے ہیں۔ وہ ادعونی استجب لکم کے فرمودہ کے موافق ہی حاصل کرسکتے ہیں۔ اور یہ توفیق میسر آسکتی ہی نہیں۔ جب تک کہ اللہ تعالےٰ کا فضل شامل حال نہ ہو۔"

سچی توبہ

"گناہ سچی توبہ سے دور ہو جاتا ہے۔ سچی توبہ عصمت وحفاظت کا پاک جامہ پہناتی ہے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو ہر روز ستر دفعہ استغفار مانگا کرتے تھے۔ اس کا یہی منشا تھا۔ تا ہر ایک غفلت وکسل سے اللہ تعالےٰ محفوظ رکھے۔ اور اس کا صدور بالکل نہ ہو۔ فلا تزکوا انفسکم سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ معصوم ومحفوظ رکھنا اللہ پاک کے فضل سے ہوتا ہے کیونکہ ہر ایک نور وتوفیق کا سرچشمہ فیضان الٰہی ہی ہے۔"

(الحکم ۲۴- جون ۱۹۰۳ء)

تقوےٰ کا فقدان

"دیکھو۔ تقوےٰ کیسے گم ہوگیا ہے۔ اگر ایک دو آنے رستہ میں مل جائیں تو انسان جلدی سے اٹھا لیتا ہے۔ اور پھر اس کو کسی سے نہیں کہتا۔ حالانکہ تقوےٰ کا کام یہ تھا۔ کہ اس کو سب کو سناتا۔ اور جس کے ہوتے اس کے حوالہ کرتا۔ پھر کہتے ہیں۔ کہ بارش نہیں ہوتی۔ بارش کیسے ہو اللہ تعالےٰ بہت سے گناہ تو معاف ہی کر دیتا ہے۔ اگر زیادہ بارش ہو۔ تو دہائی دیتے ہیں۔ اگر دھوپ زیادہ ہو۔ تو بھی دہائی دیتے ہیں۔ ان سب حالتوں میں انسان تقوےٰ سے خالی ہوتا ہے۔ پس چاہیے۔ کہ صبر کرے۔"

(الحکم ۱۷- جولائی ۱۹۰۳ء)

آسمانی نزول سے کیا مراد ہے

"مسیح کے آسمانی نزول سے یہ مراد ہے۔ کہ اس کے ساتھ آسمانی اسباب ہوں گے۔ اور اس کا تعلق سماوی علوم سے ہوگا۔ اور ایسا ہی فرشتوں کے کندھے پر ہاتھ رکھنے سے مراد ہے۔ یہ ایک اعلےٰ درجہ کا لطیفہ تھا جس کو کم فہم لوگوں نے ایک جھوٹی اور موٹی سی بات بنا لیا ہے جو صحیح نہیں۔"

دشمنی بھی وقعت رکھتی ہے

"دشمن کی دشمنی بھی ایک وقعت رکھتی ہے ہزاروں شہدے فقیر پھرتے ہیں۔ مگر کوئی ان کو نہیں پوچھتا۔ اور نہ ان کا مقابلہ کرتا ہے۔ مگر ہمارے مقابلہ میں ہر قسم کے حیلے کئے جاتے ہیں اور ہر ایک پہلو سے کوشش کی جاتی ہے کہ ہم کو نقصان پہونچایا جائے۔ اور وہ اس مقابلہ کے لئے ہزاروں روپیہ بھی خرچ کر چکے ہیں۔ ان کی مخالفت بھی ان نشانات کا جو ظاہر ہو رہے ہیں۔ ایک رکن بن جاتی ہے۔"

(الحکم ۱۰- اکتوبر ۱۹۰۳ء)

خریدارانِ الفضل جن کے نام وی پی ہونگے

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۹ء سے ۲۰ جنوری ۱۹۴۰ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ یہ احباب ۲۰ جنوری تک اپنا اپنا چندہ ارسال فرمادیں یا وی پی روکنے کے متعلق ۲۰ جنوری سے قبل اطلاع دے دیں بصورت دیگر ۲۰ جنوری ۱۹۴۰ء کو ان کے نام وی پی ارسال کردیئے جائیں گے۔ جنہیں وصول کرنے کے لئے احباب کو تیار رہنا چاہیئے۔

(مینیجر)

12075 خانزادہ امیر اللہ خانصاحب
12129 قاری غلام مجتبیٰ صاحب
12147 شیخ انعام اللہ صاحب
12159 ڈاکٹر فضل الدین صاحب
12162 مالک رام صاحب
12172 محمد صادق صاحب
12204 بابو قاسم دین صاحب
12219 اہلیہ صاحبہ مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب
12232 مرزا احمد بیگ صاحب
12253 عبد الرب صاحب
12279 شیخ محمد اکبر ،،
12300 چوہدری اللہ دتا ،،
12328 احمدیہ دار التبلیغ
12334 پیر اکبر علی صاحب
12369 ملک عطاء اللہ ،،
12370 صفیہ بیگم صاحبہ
12[illegible] میاں محمد منیر صاحب
12529 چوہدری جان محمد صاحب
12584 حکیم شاہنواز ،،
12604 چوہدری حمید اللہ ،،
12623 بابو محمد شریف ،،
12627 استانی حمیدہ بیگم صاحبہ
12629 شیخ محمد احمد صاحب
12636 محمد عطاء الرحمٰن ،،
12645 مولوی عبد اللطیف ،،
12688 محمد شفیع ،،
12693 مرزا محمد حسین ،،
12712 بابو محمد اسمٰعیل ،،
12726 شیخ عبد الحمید ،،
12743 سید بہادر شاہ ،،
12744 مولوی محب الرحمٰن ،،
12746 ماسٹر محمد عبد اللہ ،،
12749 راجہ علی محمد ،،

12759 چوہدری عبد الاحد صاحب
12796 ملک محمد سعید خان ،،
12803 بابو عبد الجلیل ،،
12831 میر احسان اللہ ،،
12839 غلام محمد صاحب اختر
12848 شیخ ظہور الدین ،،
12866 محمد رشید خان ،،
12878 میاں رحمت اللہ ،،
12894 ظفر حسن ،،
12903 میاں عباس احمد خان ،،
12955 ماسٹر اللہ بخش ،،
13013 ایم نصیر الحق ،،
13031 مولوی نور محمد ،،
13054 ماسٹر اللہ داد ،،
13064 نواب الدین ،،
13071 مرزا بشیر احمد ،،
14032 میر رفیق علی ،،
14074 منشی محمد ابراہیم ،،
14096 شیخ محمد ابراہیم ،،
14111 ہیڈ ماسٹر صاحب نصرت گرلز
14149 ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب
14174 کیپٹن ٹی ڈی احمد ،،
14179 چوہدری محمود احمد ،،
14188 میجر ممتاز یار الدولہ
14195 عبد الحق صاحب
14197 مولوی کرم الٰہی ،،
14210 محمد عارف زمان ،،
14214 چوہدری محمد شریف ،،
14216 عبد الرحمٰن ،،
14217 چوہدری عزیز الدین ،،
14224 شیخ محمد لطیف ،،
14226 محمد عبد اللہ ،،
14228 ایم عبد الرحیم ،،
14232 چوہدری احمد جان ،،

14254 ایم احمد صاحب
14262 سید محمد محسن شاہ ،،
14279 سید بدر الدین ،،
14280 آئی ملک پرنسپل
14288 عطاء الرحمٰن صاحب
14307 سیٹھ فاضل الدین ،،
14325 ماسٹر فیض الحق خان ،،
14330 سید محمد فضل الرحمٰن ،،
14332 سید عبد الہادی ،،
14347 فتح محمد ،،
14406 محمد عالم ،،
14413 منشی محمد شاہ ،،
14423 محمد شفیع ،،
14436 مولوی نظام الدین ،،
14447 ماسٹر لطیف احمد صاحب
14477 ماسٹر خیر دین ،،
14483 ایس کے عبد الرزاق ،،
14491 چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
14497 بابو ضیاء الحق خان
14500 شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
14517 بابو سراج الدین ،،
14523 ماسٹر منظور احمد ،،
14527 ملک صفدر علی خان ،،
14541 عبد الکریم صاحب
14546 مولوی محمد علی ،،
14547 محمد یوسف ،،
14551 ماسٹر اشتیاق علی ،،
14553 جمعدار فتح الدین ،،
14567 خان عبد الرحمٰن خانصاحب
14575 منشی فضل محمد خان ،،
14578 چوہدری محمد انور حسین ،،
14581 میاں بشیر احمد صاحب
14583 منشی برکت علی صاحب
14587 قریشی مختار احمد ،،

14598 مرزا مہتاب بیگ صاحب
14611 چوہدری شاہنواز ،،
14653 محمد خان ،،
14655 سپرنٹنڈنٹ صاحب
14667 میاں غلام محمد صاحب
14670 ملک عبد الرحمٰن ،،
14688 جی۔ بی۔ صوفی ،،
14698 چوہدری فضل الٰہی ،،
14699 قاضی اللہ بخش ،،
14706 غلام احمد ،،
14707 محمد عبد الحق ،،
14732 چوہدری یوسف علی خان ،،
14733 نظام الدین صاحب
14736 غلام محمد ،،
14745 میاں غلام نبی ،،
14754 مرزا مظفر احمد ،،
14764 بابو عبد الحمید ،،
14773 محمد اسمٰعیل ،،
14791 عبد الرشید ،،
14802 چوہدری یعقوب خان ،،
14811 ڈاکٹر عطا محمد

14813 محمد ایوب خان صاحب
14814 امیر حسین شاہ ،،
14818 چوہدری عبد المنان ،،
14828 علیم الدین ،،
14829 سید سلیم شاہ ،،
14830 چوہدری غلام احمد ،،
14831 شیخ خادم حسین ،،
14834 ماستری غلام رسول ،،
14838 نیاز احمد ،،
14841 خان محمد علی خان ،،
14842 چوہدری خدا بخش ،،
14844 محمد ضیاء اللہ ،،
14851 قادر بخش خان ،،
14858 محمد شفیع ،،
14862 علیم الدین ،،
14865 چوہدری محمد مصطفیٰ خان ،،
14868 مبارک احمد صاحب
14871 سید نذیر حسین ،،
14872 ڈاکٹر فضل الحق ،،
14875 مولوی عبد الواحد ،،
14881 ملک بہادر خان ،،

14888 مولوی محمد ایوب صاحب
14927 حوالدار سوندھا خان ،،
14937 بابو غلام حیدر ،،
14938 بابو محمد ابراہیم ،،
14941 ملک عزیز احمد ،،
14942 محمد اکبر خان ،،
14949 چوہدری فقیر محمد خان ،،
14951 محمد ابراہیم ،،
14968 محمد بخش ،،
14983 غلام حیدر خان ،،
14984 عبد الکریم ،،
14987 محمد احمد ،،
14988 شیخ غلام علی ،،
14993 ملک کرم الٰہی خان ،،
15009 چوہدری طالب حسین ،،
15014 سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ
15021 صوبیدار محمد عبد اللہ صاحب
15024 ڈاکٹر منیر احمد ،،
15029 محمد شفیع ،،
15034 بہاء الحق ،،
15035 بسمل صاحب

(باقی)

رعایت جلسہ سالانہ و تقریب جوبلی کیلئے خاص

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے مجرب نسخہ جات حضور کے شاگرد کی دوکان سے ۱۵ دسمبر ۱۹۳۹ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۴۰ء تک جو خطوط ڈاک میں پڑینگے انکو یہ رعایت ملیگی

حبوب عنبری (رجسٹرڈ) یہ گولیاں عنبر مشک موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں۔ ان کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ چکے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق۔ حافظہ کمزور اعضائے رئیسہ سرد پڑ گئے ہوں۔ کمر درد ہوتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی طاقت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجت مند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری ایک بار کھانے سے ۱۲ سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے رعایتی ۱۳ روپے

حب اٹھرا (رجسٹرڈ) اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے۔ جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے ہچکی۔ بخار۔ نمونیہ۔ سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسیاں چھالے نکلنا بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا رہ کر داعی اجل ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں جو والدین پر صدمہ گزرتا ہے۔ خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے آمین۔ اس کے لئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ نور الدین رضؓ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے حضور کی مجرب دوا حب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کے لئے تیار کر کے اس کا فیض عام کیا ہے۔ جون ۱۹۱۰ء سے آجتک جاری ہے۔ ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرہ جمایا ہوا ہے۔ وہ خدا پر بھروسہ رکھیں اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرا دیں۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اور والدین کے لئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکریہ ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر للعہ روپے نصف منگوانے پر للعہ اس سے کم فی تولہ علاوہ محصولڈاک

حب نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک۔ زعفران۔ کشتہ یشب عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کے بڑھانے میں بے حد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت اور توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر سینہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی ہیں۔ قوت کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہے۔ ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے رعایتی چار روپے۔

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونیکی دوائی یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے۔ جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے۔ جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہٰذا جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی ضرورت ہو وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی کا استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے رعایتی چار روپیہ علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت سے مل سکتی ہے۔

قبض کشا گولیاں قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالےٰ محفوظ امن میں رکھے آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور۔ نسیان غالب ضعف بصر۔ دھند لکے آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں چھوٹ جاتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی گھبراہٹ وغیرہ نہیں ہوتی رات کو کھا کر سو جائیں صبح کو اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یک صد گولی ۱؎ رعائتی عمر

مقوی دانت منجن اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑھوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲ رعائتی ۸

تریاق گردہ درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الامان جس کو ہوتا ہے۔ وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بیحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو۔ خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس دو روپیہ رعائتی عہ

حب مفید النساء یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد۔ کمر کا درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی۔ قے۔ چہرہ کی بے رونقی چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا۔ وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ ایک ماہ کی خوراک عہ رعائتی عہ

دواخانہ ہذا نے ان کے علاوہ تمام ادویات میں رعایت کر دی ہے۔ ضرورت مند اصحاب موقعہ سے فائدہ اٹھائیں

خاکسار حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول نور الدین اعظمؓ دواخانہ معین الصحت قادیان

(۶۶)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۸ جنوری۔ ہوم آفس نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ کے ڈائرکٹر جنرل سنسر شپ نے استعفیٰ دے دیا ہے آئندہ وہ بحری تعمیرات کے کام کے انچارج ہونگے۔ کیونکہ اس لائن میں ان کا تجربہ زیادہ ہے۔

کل جنوب مشرقی ساحل پر پانچ ہزار ٹن کا ایک برطانوی جہاز غرق ہوگیا۔ پہلے اس میں دھماکہ ہوا۔ اور دس منٹ بعد جہاز ڈوب گیا۔ دو درجن جہازی بچا لئے گئے۔ ایک اور ہالینڈ کا جہاز جس کا وزن قریباً تین ہزار ٹن تھا۔ ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہوگیا۔

پیرس ۸ جنوری۔ فرانسیسی گورنمنٹ کا ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ گذشتہ شب مغربی محاذ پر سکون رہا۔

برطانیہ کے وزیر بحری مسٹر چرچل فرانس پہنچ گئے ہیں۔ اور فوجوں کا معائنہ کر رہے ہیں۔ ان کا لڑکا جو فوج میں سیکنڈ لفٹیننٹ ہے ساتھ ہے۔

لنڈن ۸ جنوری۔ برطانوی وزراء نے تمام ملک میں رفتار جنگ کے متعلق تقریریں کرنے کا پروگرام بنایا ہے کل وزیر اعظم پہلی تقریر مینشن ہاؤس میں کریں گے۔ اور آخری ۲۴ فروری کو برمنگھم میں

ہیلسنکی ۸ جنوری۔ کل فن ہوائی جہازوں نے لینن گراڈ پر چھوٹی چھوٹی ہاتھ سے لکھی ہوئی جلدیں گرائیں۔ اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ روسیوں پر اخلاقی اثر ڈالیں۔

حکومت فن لینڈ کا ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ سلوموسالمی سے سوویٹ سرحد کو جانے والی سڑک کے ساتھ ساتھ اس کی فوجوں نے روسی فوج کے ایک سالم ڈویژن کو تباہ کر دیا جس میں قریباً بارہ ہزار سپاہی تھے۔ ایک ہزار روسی قیدی بنا لئے گئے۔ ۱۰۲ توپیں۔ ۴۳ ٹینک ۱۰ آرمرڈ کاریں۔ ۲۰۰ موٹر لاریاں ۲۷۸ مختلف قسم کی موٹریں۔ ایک ہزار سے زائد گھوڑے۔ ۷۰ فیلڈ کچن اور بہت سے ہوائی جہاز بھی ان کے قبضہ میں آئے۔ شاکنسے کریلیا میں شدید سردی پڑ رہی ہے۔ جس نے روسی فوجوں کے لئے آگے بڑھنا ناممکن کر دیا ہے۔

ٹوکیو ۸ جنوری۔ جاپانی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ چین میں وانگ چنگ وئی کو ایک نئی سنٹرل گورنمنٹ کے قیام میں باقاعدہ مدد دی جائے۔ ۱۵ جنوری کو شنگھائی میں چین کی مختلف حکومتوں کی ایک کانفرنس ہوگی۔ جس میں سنٹرل گورنمنٹ کے قیام کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ پیکن اور نانکن میں جاپان کے حامی چینیوں کی گورنمنٹیں پہلے سے قائم ہیں۔

کوئٹہ ۸ جنوری۔ گذشتہ شب گیارہ بجے کے قریب یہاں زلزلہ کے معمولی جھٹکے تھوڑی دیر تک جاری رہے نقصان کوئی نہیں ہوا۔

پشاور ۸ جنوری۔ بنوں کوہاٹ روڈ پر گشت کرنے والی فوج پر قبائیلیوں نے اپنی کمین گاہ سے گولیاں چلا کر چھ سپاہی ہلاک اور ۱۳ مجروح کر دیئے۔ اس کے بعد ایک سرکاری فوج وہاں پہنچی۔ اور باقاعدہ لڑائی ہوئی نقصان کا پتہ نہیں۔

اوٹاوہ ۸ جنوری۔ حکومت کینیڈا کے وزیر ٹرانسپورٹ نے ایک براڈ کاسٹ تقریر میں کہا۔ کہ ہم اس وقت تک سامان جنگ کے سلسلہ میں ۹ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کے آرڈر دے چکے ہیں $1\frac{1}{2}$ کروڑ ڈالر کی رقم ریلوے کی توسیع پر خرچ کی گئی ہے۔ ہر ہفتہ جنگی تیاریوں پر ہمارا خرچ ۵۰ لاکھ ڈالر ہے۔ ہوائی جہازوں کی تعمیر کا ایک زبردست پروگرام جس میں برطانیہ اور کینیڈین گورنمنٹیں دونوں شامل ہیں۔ زیر تنظیم ہے۔ ۷۲ جہازوں کی تعمیر کے لئے ٹینڈر طلب کئے گئے ہیں جن پر ایک کروڑ ستر لاکھ ڈالر خرچ آئیں گے

واشنگٹن ۸ جنوری۔ امریکہ اور آسٹریلیا کی حکومتوں میں باہمی سیاسی تعلقات کے قیام کا اعلان ہوگیا ہے اور دونو ممالک میں سفراء کا تبادلہ ہو رہا ہے۔ اب صرف نیوزی لینڈ ہی ایک ایسا ملک ہے جس کا کوئی نمائندہ واشنگٹن میں نہیں۔

بمبئی ۸ جنوری۔ حکومت نے ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ بطور پیشگی اس غرض کے لئے منظور کیا ہے کہ اس سے لوگوں کو ارزاں غلہ مہیا کرنے کے لئے ۱۹ دکانیں شہر کے مختلف حصوں میں کھولی جائیں۔

لاہور ۸ جنوری۔ پنجاب اسمبلی کا اجلاس آج پھر شروع ہوا۔ ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے بیان کیا گیا کہ جہاں تک اجناس کے نرخوں پر کنٹرول کا تعلق ہے۔ حکومت صورت حالات کا بغور مطالعہ کر رہی ہے۔ اور حکام ضلع کو ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ کہ نرخوں کے اتار چڑھاؤ کی پڑتال کرتے رہیں۔ آٹے کے نرخ پہلے بہت چڑھ گئے تھے۔ مگر اب پھر گر گئے ہیں۔ اس بات کا خیال رکھا جائے گا۔ کہ گندم اور آٹے کے نرخوں میں فرق چار اور آٹھ آنہ کے درمیان رہے۔ پنجاب اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی جس میں درج ہے۔ کہ ضلع لاہور کی کچہریوں میں ۱۸ ہزار روپیہ غبن ہوا۔ اور بعض گورنمنٹ افسر پانچ سال تک حساب سازی کرتے رہے

روم ۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ نازی گورنمنٹ نے جرمنی کے تمام کیتھولک پادریوں کو حکم دیا ہے۔ کہ گرجوں کی آمدنی اور خیراتی چندوں میں سے دس فیصدی حکومت کو بطور ٹیکس ادا کیا کریں۔

لاہور ۸ جنوری۔ مشہور کانگرسی لیڈر لالہ شام لال ایم ایل اے۔ (سنٹرل) آج شب حرکت قلب بند ہو جانے سے فوت ہو گئے۔ آپ کے جنازے کے ساتھ معززین کا کثیر مجمع تھا۔

بنوں ۸ جنوری۔ گذشتہ شب قبائلی ڈاکو ایک جگہ سے چار دیواری کو توڑ کر شہر کے اندر آ گئے۔ اور سول ہسپتال سے ایک چودہ سالہ لڑکے کو جس کا ۳ جنوری کو اپریشن ہوا تھا۔ اس کے والدین سمیت اٹھا کر لے گئے ہسپتال کے مورچوں پر قبضہ کر کے انہوں نے فائر بھی کئے۔ ہسپتال کے حکام کو صبح اس واردات کا علم ہوا۔

دہلی ۸ جنوری۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ ملکہ وکٹوریہ کا روپیہ باقاعدہ قانونی حیثیت رکھتا ہے۔ اور امپیریل بنک کی ہر شاخ اور سرکاری خزانہ میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ اگر وہ کھرا ہوا تو اس کی پوری قیمت دی جائے گی۔ اگر پرانا ہونے کی وجہ سے اس کے وزن میں کوئی کمی آگئی ہوگی تو بھی اس کی پوری قیمت دی جائے گی۔

پٹنہ ۸ جنوری۔ رام گڑھ کانگرس سیشن کے اخراجات کے لئے $2\frac{1}{2}$ لاکھ روپیہ کا بجٹ منظور ہوا ہے۔ وزیٹر ٹکٹ کی قیمت ۵۰ سے ایک ہزار روپیہ تک مقرر کی گئی ہے

حصار ۸ جنوری۔ کانگرس قحط کمیٹی کے سکرٹری نے وائسرائے کو ایک چٹھی میں لکھا ہے۔ کہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے ایک کروڑ سے زیادہ انسان قحط کی مصیبت کا شکار ہیں۔ قریباً ۱۵ ہزار انسان اور ۱۰ لاکھ مویشی کمی خوراک کی وجہ سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ دس لاکھ انسان اور پانچ لاکھ مویشی ترک وطن کر چکے ہیں۔ بیکانیر کے علاقہ میں گاؤں کے گاؤں اجاڑ ہو چکے ہیں۔ اگر بہت جلد اس طرف توجہ نہ کی گئی۔ تو اس علاقہ میں ٹڈی سے زیادہ نقصان ہوگا۔

بمبئی ۸ جنوری۔ مزدوروں کی کونسل آف ایکشن نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگر سرکاری۔ ریلوے اور ملوں کے مزدوروں کو بہم فوری سے جنگی الاؤنس نہ دیا گیا۔ تو تمام مزدور فروری کی کسی تاریخ کو عام ہڑتال کر دیں گے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی

جوبلی کی مبارک تقریب

از جناب مولوی ذوالفقار علی خانصاحب گوہر

مبارک ہو سب کو خلافت کی جوبلی
بہار آئی پھر باغِ اسلام میں اب
خدا نے مسیحا کو دُنیا میں بھیجا
مسلمان پھر اب مسلماں ہوئے ہیں
کئے مال و جاں ہم نے احمد پہ قرباں
منایا ہے جشن آسماں اور زمیں نے
مبارک ہو فضلِ عمر آپ کو یہ
کیا پرچم اسلام کا خوب اونچا
یہ ہے خسروی دَور امن و اماں کا

خلافت کی اور احمدیت کی جوبلی
خدا نے دکھائی شریعت کی جوبلی
منائیں نہ کیوں ہم نبوت کی جوبلی
بجا ہے کہیں گر طریقت کی جوبلی
ملی ہم کو دورِ شہادت کی جوبلی
نرالی ہے یہ شان و شوکت کی جوبلی
خدا کی طرف سے فضیلت کی جوبلی
یہ ہے دینِ احمد کی رفعت کی جوبلی
ہے دُنیا میں پہلی اخوت کی جوبلی

جلا ڈالے گی گوہر اعدائے دیں کو
یہ محمودؔ کی شانِ عظمت کی جوبلی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک رؤیا

ایک رؤیا کی بنا پر جو بہت دعاؤں کے بعد مجھے دکھایا گیا۔ جب میں نے ۱۹۰۰ء میں تحریری طور پر بیعت کی۔ اور شوقِ زیارت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں شب و روز بیتاب رہنے لگا۔ تو ایک رات خواب میں دیکھا۔ کہ ایک جُبّہ پوش بزرگ جن کا چہرہ مبارک چودھویں رات کے چاند کی طرح دمک رہا ہے۔ سر پر عمامہ پہنے اور ہاتھ میں عصا لئے بہت بڑے مجمع یعنی حلقہ احباب کے اندر خراماں خراماں ایک طرف سے آ رہے ہیں۔ ریش مبارک مہندی سے رنگی ہوئی تھی۔ لوگوں سے دریافت کرنے پر کہ یہ کون بزرگ ہیں معلوم ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں فوراً آگے بڑھا اور حلقہ توڑ کر شرفِ معانقہ سے مشرف ہوا کہ جوشِ مسرت سے آنکھ کھل گئی۔

انہی دنوں بندہ نے یہ خواب لکھ کر برائے تعبیر مولوی شیخ عبداللہ صاحب (ابن مولوی صدرالدین صاحب ساکن ملکہ ضلع گجرات جن کا نام ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۲۸۲ کے حاشیہ پر ان مولویوں کی فہرست میں درج ہے جن کو دعوتِ مُباہلہ دی گئی تھی) کے پاس بھیجدی۔ کہ شاید وہ بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ مگر انہوں نے جواب میں مجھے لکھا۔ کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیث بخاری میں آیا ہے۔ من رانی فقد رانی الخ جس نے مجھے خواب میں دیکھا۔ اس نے فی الحقیقت مجھ کو دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا۔ چونکہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے آخر عمر میں صرف گنتی کے چند بال سفید ہوئے تھے۔ اور آپ نے کبھی مہندی نہیں لگائی حلیہ میں اختلاف ہے اس لئے یہ خواب تمہارا شیطانی ہے قابلِ توجہ نہیں۔

چند ماہ بعد بشوقِ زیارت میں قادیان پہونچا تو معلوم ہوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر کے لئے جانب شرق قادیان تشریف لے گئے ہیں۔ میں بلا توقف ادھر ہی چل پڑا۔ تھوڑی دُور گیا تھا۔ کہ دیکھا حضور علیہ السلام واپس تشریف لا رہے ہیں اور مذکورہ بالا خواب کا نظارہ پیشِ نظر ہے۔ جس کا مشاہدہ موجب ازدیادِ ایمان ہوا۔ خدا کا ہزار ہزار شکر بجا لایا۔ اور حضور کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تجدید بیعت کی۔

خاکسار:۔ سلطان عالم ساکن گوڑیالہ ضلع گجرات۔

تحریک جدید کے جہادِ کبیر میں حصہ لینے والوں کا نام تاریخ اسلام میں ہمیشہ زندہ رہے گا

بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتیں جلد توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"کئی نادان ایسے ہیں جو کہتے ہیں۔ کہ ہماری قربانیاں ایسی نہیں جیسی کہ صحابہ نے کیں۔ حالانکہ حق یہ ہے۔ کہ اگر ہم دیانتداری اور خلوص سے قربانیاں کریں تو ہماری قربانیاں کسی صورت میں ان سے کم نہیں ہو سکتے ہیں جو کہتے ہیں کہ کاش ہم بدر یا احد یا احزاب کے موقعہ پر ہوتے تو اپنی جانیں اللہ تعالے کے راستے میں قربان کر دیتے۔ مگر اس امر کو بھول جاتے ہیں۔ کہ اصل قربانیوں کا میدان ان کے لئے بھی کھلا ہے۔ اور آج بھی وہ اسی طرح قربانیاں کر کے اللہ تعالے کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔"

ہر مخلص بھائی اور بہن کے دل میں یہ شدید خواہش اور نہ مٹنے والا جذبہ پایا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہوتا۔ تو اللہ تعالے کی راہ میں اپنا مال و جان قربان کر کے اس کے فضلوں اور رحمتوں کا وارث ہو جاتا۔ سو آپ کو مبارک ہو کہ اللہ تعالے نے آپ کی اس خواہش کو پُورا کرنے کے لئے صدیوں کے بعد یہ موقعہ پیدا کر دیا۔ آپ اگر تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں حصہ لیں تو آپ کو اللہ تعالے اپنے فضلوں کا وارث کر دے گا۔ چونکہ یہ تحریک اللہ تعالے کی طرف سے ہے۔ اس لئے مبارک ہیں وہ جو اس تحریک میں بڑھ بڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ہی ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ پس ہر احمدی کو اس تحریک میں حصہ لینا چاہیئے۔

ہندوستان کی جماعتوں کے لئے اس تحریک میں شمولیت کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۴۰ء ہے۔ گویا ہندوستان کے لئے صرف تین ہفتہ رہ گئے ہیں۔ پس ہندوستان کی ہر چھوٹی بڑی جماعت کو اپنے وعدہ کی فہرست جلد سے جلد اپنے امام کے حضور پیش کرنی چاہیئے بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کے لئے یہ تاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۴۰ء ہے مگر بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کا گذشتہ پانچ سالہ عمل یہ ہے۔ کہ وہ ہندوستان کی آخری تاریخ کے ساتھ ہی عام طور پر اپنے وعدے پیش کر دیا کرتی ہیں

پس بیرون ہند کی جماعتوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کے وعدے بھی ۳۱ جنوری ۱۹۴۰ء تک حضور ایدہ اللہ تعالے کے حضور پیش ہو جائیں۔ اس وقت تک بیرون ہند کے ذیل کے احباب کے وعدے گذشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ پیش ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالے ان کو جزائے خیر دے

ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب نیروبی ۲۴۶
ڈاکٹر نذیر احمد صاحب میگاڈی ۔ ۴۴
ڈاکٹر لعل الدین احمد صاحب ۱۰/۔ شلنگ
سید اقبال شاہ صاحب نیروبی ۔۶۰۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس لنڈن ۲۴/۸ ڈاکٹر عبدالغفور صاحب سردبایا ۱۳/۴ اور مسٹر مالک رام صاحب ایم۔ اے جالندھری مصر ۲۵۔ آپ نے گذشتہ پانچ سال کا چندہ تحریک جدید میں ارسال فرما دیا ہے جزاہ اللہ احسن الجزاء

پس بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتیں بھی خصوصیت سے کوشش کریں۔ کہ ان کے وعدے حسب معمول ۳۱ جنوری ۱۹۴۰ء تک سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہو جائیں۔ اور ہندوستان کی جماعتوں کو تو ۳۱ جنوری ۱۹۴۰ء کی آخری تاریخ یاد رکھتے ہوئے اپنے وعدے جلد سے جلد بھجوانے چاہئیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان مورخہ ۲۸ ذوالقعدہ ۱۳۵۸ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانۂ بعثت کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب کے اعتراض کا جواب

مولوی ثناء اللہ صاحب نے جلسۂ خلافت جوبلی پر جو اشتہار بعنوان "مسیح موعود کے آنے کا وقت ابھی نہیں آیا" شائع کیا تھا اس کا جواب الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں شائع کیا جا چکا ہے اسی سلسلہ میں اب بعض اور امور کا ذکر کیا جاتا ہے

مولوی صاحب نے اس بات پر بڑا زور دیا ہے۔ کہ ازالہ اوہام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اپنی مشابہت بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔ کہ اُن کا زمانہ "حضرت موسیٰ سے چوداں سو برس بعد" تھا۔ اور پھر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ جبکہ حضرت مسیح ناصری چودہ سو برس گزرنے کے بعد پندرھویں صدی میں آئے۔ تو حضرت مرزا صاحب قبل از وقت چودھویں صدی میں کس طرح آ سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے آپ کی بعثت کا صحیح زمانہ وہی قرار پا سکتا ہے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پر چودہ سو برس گزر چکیں۔ اور پندرھویں صدی کا آغاز ہو جائے۔ اور چونکہ ابھی پندرھویں صدی کا آغاز نہیں ہوا۔ اس لئے مرزا صاحب کا دعوٰے اس قابل نہیں۔ کہ اس کی طرف توجہ کی جا سکے۔

مولوی صاحب کے اس اعتراض کی تردید کے لئے مکمل حوالہ کا پڑھ لینا ضروری ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"مسیح اس وقت یہودیوں میں آیا تھا۔ جبکہ توریت کا مغز اور بطن یہودیوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا تھا۔ اور وہ زمانہ حضرت موسٰے سے چودہ سو برس بعد تھا کہ جب مسیح ابن مریم یہودیوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا۔ پس ایسے ہی زمانہ میں یہ عاجز آیا۔ کہ جب قرآن کریم کا مغز اور بطن مسلمانوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا۔ اور یہ زمانہ بھی حضرت مثیل موسٰے کے وقت سے اسی زمانہ کے قریب قریب گزر چکا تھا۔ جو حضرت موسٰے اور عیسٰے کے درمیان میں زمانہ تھا"

(ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۶۹۲-۶۹۳)

ان سطور سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مسیح ناصری سے دو امور میں اپنی مماثلت ظاہر فرماتے ہیں:۔

اول اس امر میں کہ جیسے حضرت مسیح اس وقت آئے۔ جب توریت کا مغز یہود بھول گئے تھے اسی طرح میں ایسے زمانہ میں آیا جب مسلمان قرآن کی حقیقت سے ناواقف ہو چکے ہیں۔

دوسرا معاملہ مدتِ بعثت کا ہے۔ اس بارہ میں آپ فرماتے ہیں:۔ کہ حضرت عیسٰے حضرت موسٰے سے "چوداں سو برس بعد آئے" مگر اپنے متعلق اس مماثلت کو کلیۃً چسپاں نہیں کرتے۔ بلکہ فرماتے ہیں۔ "یہ زمانہ بھی حضرت مثیل موسٰے کے وقت سے اسی زمانہ کے قریب قریب گزر چکا تھا۔ جو حضرت موسٰے اور عیسٰے کے درمیان میں زمانہ تھا" گویا یہ ضروری نہیں تھا کہ مسیح موعود چودہ سو برس گزرنے کے بعد ہی مبعوث ہوتے بلکہ مشابہت کے لئے اس قدر امر کافی تھا۔ کہ اس زمانہ کے قریب قریب زمانہ گزر جائے جو حضرت عیسٰے کی بعثت کا زمانہ تھا۔

اگر آپ یہ فرماتے۔ کہ مسیح محمدی کے لئے ضروری ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پر چودہ سو برس گزرنے کے بعد آئے۔ تو اعتراض ہو سکتا تھا۔ کہ جب چودہ سو برس نہیں گزرے۔ تو آپ کے دعوٰے کو کیونکر تسلیم کر لیا جائے۔ مگر جب آپ مسیح محمدی کی بعثت کے لئے اس مدت کے قریب قریب گزرنا کافی خیال فرماتے ہیں تو یہ اعتراض کیا لغو ہے۔ کہ "آج بھی بقول مرزا صاحب مسیح موعود کے آنے میں پورے باون سال باقی ہیں"

پھر یہ دیکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح حضرت موسٰے علیہ السلام کے کتنے سو سال بعد آئے؟ بے شک ازالہ اوہام کے مندرجہ بالا حوالہ میں "چوداں سو برس بعد" کے الفاظ ہیں۔ مگر بعض اور مقامات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ وضاحت فرما دی ہے۔ کہ یہ عیسائیوں کا دعوٰے ہے یہودی تاریخ جو زیادہ صحیح ہے۔ وہ اس کے خلاف یہ دعوٰے پیش کرتی ہے کہ حضرت مسیح چودہ سو برس بعد نہیں۔ بلکہ چودھویں صدی کے اندر مبعوث ہوئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ عیسائیوں نے یہ غلطی سے لکھا ہے کہ یسوع مسیح حضرت موسٰے کے بعد پندرھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا۔ مگر یہ انہوں نے غلطی کی ہے۔ یہودیوں کی تاریخ سے۔ بالاتفاق ثابت ہے۔ کہ یسوع یعنی حضرت عیسٰے موسٰے کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا۔ اور وہی قول صحیح ہے اگرچہ مشابہت کے ثابت کرنے کے لئے پوری مطابقت ضروری نہیں ہوا کرتی۔ جیسا کہ اگر کسی آدمی کو کہیں کہ یہ شیر ہے۔ تو یہ ضروری نہیں کہ شیر کی طرح اس کے پنجے اور کھال ہوں۔ اور دُم بھی ہو۔ اور آواز بھی شیر کی رکھتا ہو بلکہ ایک شخص کو دوسرے کا مثیل ٹھہرانے میں ایک حد تک مشابہت کافی ہوتی ہے۔ پس اگر عیسائیوں کا قول قبول کر لیں کہ حضرت عیسٰے حضرت موسٰے سے پندرھویں صدی میں آئے تھے۔ تاہم مضائقہ نہیں کیونکہ چودھویں اور پندرھویں صدی باہم ملتی ہیں۔ اور اس قدر فرق زمانہ کا مشابہت میں کچھ حرج نہیں ڈالتا۔ مگر ہم اس جگہ یہودیوں کے قول کو ترجیح دیتے ہیں جو کہتے ہیں۔ کہ یسوع یعنی حضرت عیسٰے حضرت موسٰے کے بعد عین چودھویں صدی میں مدعی نبوت ہوا تھا کیونکہ ان کے ہاتھ میں جو عبرانی توریت ہے وہ بہ نسبت عیسائیوں کے تراجم کے صحیح ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم حاشیہ صفحہ ۱۹۴)

اسی طرح تذکرۃ الشہادتین میں فرماتے ہیں۔

"تمام فرقے یہودیوں کے اس بات پر متفق ہیں کہ عیسٰے بن مریم نے جس زمانہ میں دعوٰئ نبوت کیا وہ زمانہ حضرت موسٰے سے چودھویں صدی تھی۔ اور عیسائیوں میں سے پروٹسٹنٹ مذہب والے خیال کرتے ہیں۔ کہ پندرھویں صدی موسوی سے کچھ سال گزر چکے تھے جب حضرت عیسٰے نے دعوٰئ نبوت کیا۔ اور پروٹسٹنٹ کا قول یہودیوں کے متفق علیہ قول کے مقابل پر کچھ چیز نہیں اور اگر اس کی صحت بھی مان لیں۔ تو اس قدر قلیل فرق سے مشابہت میں فرق نہیں آتا۔ بلکہ مشابہت ایک قلیل فرق کو چاہتی ہے۔" (صفحہ ۱)

ان ہر دو حوالجات سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسٰے کے زمانہ میں اختلاف ہے عیسائی کہتے ہیں۔ کہ وہ حضرت موسٰے کے بعد چودہ سو برس گزرنے پر یعنی پندرھویں صدی میں مبعوث ہوئے لیکن یہود کہتے ہیں۔ کہ یسوع مسیح تیرہ سو برس گزرنے کے بعد چودھویں صدی میں ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہود کے قول کو صحیح تسلیم کرتے اور عیسائیوں کے دعوٰے کو باطل ٹھہراتے ہیں۔ پھر بفرض محال عیسائیوں کا قول صحیح تسلیم کر کے فرماتے ہیں۔ کہ چودھویں اور پندرھویں صدی باہم ملتی ہیں۔ اور زمانہ کا اس قدر فرق مشابہت میں کچھ خلل نہیں ڈالتا۔

اب جبکہ یہ ثابت ہو گیا۔ کہ ازالۂ اوہام میں چودہ سو برس بعد کے الفاظ عیسائیوں کے دعوٰے کی بنا پر لکھے گئے ہیں۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام درست تسلیم نہیں فرماتے۔ تو اس حوالہ کا نتیجہ بھی غلط ثابت ہو گیا۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام چودھویں صدی میں مبعوث ہوئے۔ اس کے متعلق حضور فرماتے ہیں:۔ "یہ محاورہ ہر ایک قوم کا ہے کہ مثلاً وہ کسی صدی کے آخری حصے کو جس پر گویا صدی ختم ہونے کے حکم میں ہے دوسری صدی پر جو اس کے بعد شروع ہونے والی ہے اطلاق کر دیتے ہیں۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۲) اس لحاظ سے تیرھویں صدی کے آخر میں بعثت چودھویں صدی میں ہی شمار ہو گی۔ اسی بنا پر حضور فرماتے ہیں۔ "یہ عجیب امر ہے اور میں اس کو خدا تعالیٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں۔ کہ ٹھیک ۱۲۹۰ھ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ مخاطبہ پا چکا تھا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۹) پس آپ کی بعثت تیرھویں صدی کے آخر یا چودھویں صدی کے ابتدا میں ہوئی اور اس طرح حضرت مسیح ناصری سے زمانۂ بعثت کے لحاظ سے آپ کی مماثلت پوری ہو گئی۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو اعتراض کیا ہے۔ وہ بالکل باطل ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی قبولیتِ دُعا کے چند نشانات

(۱) فوری شفایابی

میں ۲۶-۱۹۲۵ء میں جالندھر شہر ایس وی کلاس میں پڑھتا تھا۔ کہ بعارضہ وجع المفاصل سخت بیمار ہوگیا۔ ڈرل اور مشق اسباق کا سالانہ امتحان سر پر آگیا۔ میرے ہمراہی متعلمان اور میرے اساتذہ کو میری امتحان میں کامیابی تو در کنار میری زندگی تک سے ناامیدی ہوگئی۔ آخر نہائت کرب اور بے چینی کی حالت میں میں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست بھیجی۔ جس کے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا۔ "میں دعا کروں گا اللہ تعالےٰ آپ پر اپنے فضلوں کی بارش برسائے" جب ڈرل کے سالانہ امتحان میں ایک دن رہ گیا۔ تو درد بدستور تھا۔ میں نے روزہ رکھا۔ اور پھر رات کو خدا کے حضور زاری کرتا رہا۔ صبح ہوئی تو میدان کھیل میں جا بیٹھا۔ امتحان کے وقت ہمارے گروپ کی باری اس وقت آئی جب کہ دھوپ خوب تیز تھی۔ کافی وقت دھوپ میں بیٹھے رہنے سے مجھے غضب کا پسینہ آیا جس سے میرا جوڑ جوڑ کھل گیا۔ اب معلوم ہوا کہ گویا درد تھا ہی نہیں میں نے بخوبی امتحان ڈرل دیا۔ اور حضور کی دعاؤں کی برکت سے ۱۲۷ نمبر حاصل کرکے جملہ مضامین میں پاس ہوا۔ الحمد للہ

خاکسار عبد اللہ مدرس جوڑہ کرنانہ ضلع گجرات

(۲) مُردہ کو زندہ کر دیا۔

بندہ مارچ ۱۹۳۵ء میں بعارضہ مالٹا فیور سخت بیمار ہو گیا جب کسی علاج سے صحت نہ ہوئی تو میں نے یہی مناسب سمجھا کہ بجائے دیارِ غیر میں میت کے جانے کے زندہ ہی پہونچ جاؤں چنانچہ قادیان پہونچا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے دعا اور دوا کے لئے نہائت عاجزانہ درخواست کی۔ حضور نے فرمایا "آپ فکر نہ کریں میں علاج کرونگا خدا کے فضل سے شفا ہوگی" حضور نہائت شفقت سے تین چار ماہ تک مفت دوا دیتے اور دعا بھی فرماتے رہے۔ اس طرح خدا تعالےٰ نے آپ کی دعا کی برکت سے خاکسار مردہ کو زندہ کر دیا۔ یعنی میں کلی طور پر صحت یاب ہو گیا

خاکسار محمد ابراہیم میجر ننکانہ صاحب

(۳) تباہ کن بارش تھم گئی اور مطلع صاف ہو گیا

۱۹۲۹ء میں خاکسار بڈھا گوٹ علاقہ سندھ میں تبلیغی فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ کہ سخت بارشیں شروع ہوگئیں حتیٰ کہ پندرہ یوم تک متواتر بارشیں ہوتی رہی۔ بے شمار گاؤں زیر آب ہوگئے اور جو گاؤں اونچی جگہ پر تھے۔ وہ گرنے لگے۔ ادھر بارشوں نے تباہی مچا رکھی تھی۔ ادھر اخبارات میں یہ اعلان شروع ہو گئے کہ دریائے سندھ کا بند ٹوٹ رہا ہے۔ اس سے سارے علاقہ میں تشویش اور بے چینی پیدا ہو گئی۔ جس بستی میں میں مقیم تھا۔ وہ کئی بستیوں سے اونچی تھی۔ اس لئے وہ زیر آب تو نہ ہوئی مگر اس کے مکانات کو نقصان پہونچنے لگا۔ آخر آہستہ آہستہ پانی بستی کی طرف بڑھنے لگا۔ اور اگر ایک دن اور بارش جاری رہتی۔ تو یقیناً ہماری بستی بھی زیر آب ہو جاتی۔ اس پر میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت بابرکت میں دعا کی درخواست لکھی۔ اور گو مجھے معلوم تھا۔ کہ یہ خط بھیجنا مشکل ہے۔ کیونکہ ریل تار وغیرہ کا سلسلہ قریباً بند ہو چکا تھا۔ تاہم عریضہ لکھ کر میں نے ایک احمدی دوست کو دے کر کہا جاؤ۔ اس کو کسی ڈاک خانہ میں ڈال آؤ۔ چنانچہ وہ دوست خط لے گئے۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ کی عجیب قدرت نمائی ہوئی۔ کہ اس نے اپنے پیارے موعود خلیفہ کی دعاؤں میں سے ہم کو فوری طور پر حصہ عطا فرمایا مجھے وہ خط اس دوست کے حوالہ کئے۔ ابھی پندرہ منٹ ہی ہوئے تھے کہ بارش کم ہونی شروع ہو گئی۔ اور قریباً ایک گھنٹہ کے اندر اندر بالکل بند ہو گئی اور شام سے پہلے پہلے مطلع صاف ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اس خط کے کچھ عرصہ بعد جبکہ راستے صاف ہوئے میں نے ایک اور خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں حضور کی قبولیت دعا کے متعلق لکھا۔ اس کے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا "جب اللہ تعالےٰ اپنے فضل کے ماتحت دعا کی قبولیت کا کوئی نشان دکھلائے تو اس پر اللہ تعالےٰ کی حمد کرنی چاہیئے"

خاکسار عبد الغفور مبلغ سلسلہ احمدیہ

(۴) دوبارہ زندگی حاصل ہوئی

جب عاجز رنگون میں تھا تو ایک مرض میں مبتلا ہو گیا۔ اور مرض نے بڑھتے بڑھتے اس قدر زور پکڑا۔ کہ زندگی سے مایوس ہو گیا اور ڈاکٹر نے بھی جواب دے دیا۔ کہ اب اس مرض کا کوئی علاج نہیں۔ میری ساس اور خالہ اماں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے خط لکھنے شروع کر دیئے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ حضور کی دُعا ہی تھی جس نے مجھے صحت کیا۔ اور دوبارہ زندگی ملی۔

خاکسار عبد الوحید خان کلکتہ

(۵) علاج مایوس کن ہونیکے باوجود صحت حاصل ہو گئی

چند سال ہوئے میرا لڑکا سلطان احمد بعارضہ نمونیہ سخت بیمار ہو گیا۔ حالت بہت نازک ہو گئی۔ دونوں پھیپھڑے خراب ہو گئے ڈاکٹر نے بھی مایوسی کا اظہار کیا۔ میں نے حضور کی خدمت میں دُعا کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا دُعا کی گئی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد لڑکے کے ناک سے خون جاری ہو گیا۔ میں فوراً ڈاکٹر صاحب کے پاس گیا۔ اور حال بیان کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے ناک سے خون کا بہنا اچھی علامت نہ سمجھی مگر یہی علامت لڑکے کی صحت کا موجب ثابت ہوئی۔ خون بہنا تھا۔ کہ بخار ۱۰۴ درجے سے اتر کر ۱۰۰ درجہ پر آگیا۔ اور ۱۰۰ درجہ سے اتر کر ۹۷ درجہ پر۔ پھر میں ڈاکٹر صاحب کے پاس گیا۔ انہوں نے کہا یکدم بخار اتر جانا بھی اچھی علامت نہیں مگر حضور کی دعا سے لڑکا بالکل اچھا ہو گیا

خاکسار نور احمد خان محرر لنگر خانہ قادیان

(۶) مختارِ عدالت سے ایڈووکیٹ ہائیکورٹ بن گیا

ابتداء میں میں مختار عدالت تھا۔ اور ہم نے ایک پنجاب مختار ایسوسی ایشن قائم کی ہوئی تھی۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ چیف کورٹ پنجاب سے درخواست کی جائے۔ کہ مختاروں سے امتحان پلیڈر شپ زیر ایکٹ قانون پیشہ لے لیا جائے۔ اور انہیں پلیڈر بنا دیا جائے۔ ۱۹۱۳ء اور ۱۹۱۴ء میں ہم نے ہر چند اس بارہ میں کوشش کی۔ مگر چیف کورٹ کی طرف سے جواب ہمیشہ نفی میں ملا۔ تاہم میں نے اپنی کوشش جاری رکھی۔ اور اس اثناء میں میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مفصل حالات تحریر کرکے دُعا کی درخواست کی۔ اور یاد دہانی کراتا رہا۔ بالآخر ۱۹۱۷ء میں پنجاب چیف کورٹ نے مختاروں کو امتحان پلیڈر شپ دینے کا انتظام کر دیا میں نے یہ امتحان دیا۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل و رحم سے جنوری ۱۹۱۸ء میں پلیڈر ہو گیا۔ پھر ۱۹۲۴ء میں وکیل ہائی کورٹ لاہور ہو گیا۔ اور بعد ازاں ۱۹۲۶ء میں ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ ہو گیا الحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار غلام احمد خان از پاکپٹن

مقبولین و مخذولین میں فرق

گر نبودے در مقابل رُوئے مکروہ و سیاہ
کس چہ دانستے جمالِ شاہد گلفام را
(حضرت مسیح موعودؑ)

خدا کے مقبولین کی ہمیشہ خدا کی طرف سے تائید و نصرت ہوتی ہے۔ اور ایک عام مقبولیت اُنہیں عطا کی جاتی ہے لیکن وُہ جو خدا تعالےٰ کی نظر میں مخذول و مطرود ہوتے ہیں۔ وُہ ذلّت پر ذلّت دیکھتے ہیں۔ اور باوجود ہر طرح ہاتھ پاؤں مارنے کے ناکامی اور نامرادی اُن کے حصہ میں آتی ہے۔ اور لوگوں کی نظروں میں گر جاتے ہیں۔

صحیح مسلم کی روایت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ جب کسی بندے سے محبت رکھتا ہے۔ تو جبرائیل علیہ السلام کو بُلاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں فلاں بندے سے محبت رکھتا ہُوں۔ تو بھی اس سے محبت رکھ۔ پھر جبرائیل علیہ السلام بھی اس بندے سے محبت رکھتے ہیں۔ اور آسمان میں اس بات کی منادی کرتے ہیں۔ پھر اہل السماء بھی اُس بندے سے محبت رکھنا شروع کر دیتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ثُمَّ یوضع لہ القبول فی الارض۔ اس بات کی علامت کہ کسی بندے سے خُدا اور اس کے فرشتے محبت رکھتے ہیں۔ یہ ہے۔ کہ اس شخص کو اہل زمین میں عام مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور لوگ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ فلاں بندہ بہت نیک۔ اور خدا کا برگزیدہ۔ اور محبوب ہے۔ لیکن جب خدا تعالےٰ کسی سے ناراض ہوتا ہے۔ تو جبرائیل علیہ السلام بھی خدا تعالےٰ کے فرمان کے مطابق اُس سے ناراض ہوتے ہیں۔ اور سب اہل السماء میں ناراضگی پھیل جاتی ہے۔ اور اُس سے بُغض رکھتے ہیں جس کی علامت یہ ہوتی ہے۔ ثُمَّ یوضع لہ البغضاء فی الارض۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۷) کہ اہلِ زمین میں اُس شخص کے متعلق نفرت و حقارت کے جذبات پیدا کر دیئے جاتے ہیں۔

مقبولین و مخذولین کے نمونے ہر زمانے میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن حضرات انبیاء علیہم السلام۔ اور ان کے خلفاء کے زمانہ میں یہ نمونے علیٰ وجہ الاتم ملتے ہیں۔ اور جن لوگوں کو نبوت اور خلافت کا زمانہ دیکھنے کا موقعہ ملتا ہے وُہ مقبولین کی قبولیت اور مخذولین کے خذلان کو خوب جانتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیشگوئی کے ماتحت لوگوں کو راہِ راست پر لانے کے لئے مبعوث ہُوئے۔ اور خدا تعالےٰ کے خاص مقبولین میں آپ کا شمار ہُوا۔ آپ کے بالمقابل عوام و خواص کا گروہ کھڑا ہُوا۔ جس نے نہ چاہا کہ آپ کو کوئی کامیابی نصیب ہو۔ لیکن دوست اور دُشمن شہادت دے سکتا ہے۔ کہ کس طرح آپ کی مقبولیت۔ اور مخالفین کی مخذولیت ظاہر ہُوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ؎

مَیں کیونکر گن سکوں تیرے یہ انعام
کہاں ممکن تیرے فضلوں کا ارقام
ہر اک لعنت سے تو نے بھر دیا جام
ہر اک دُشمن کیا مردُود و ناکام
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسُبحان الذی اخزی الاعادی

پھر سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمُود احمد۔ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عہد میں اپنوں اور بیگانوں نے مخالفت کر کے دیکھ لیا۔ کہ خدا کے مقبولین کی مخالفت کے نتیجہ میں بجز رُسوائی اور ذلت کے اُن کے حصّہ میں کچھ نہیں آسکتا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے گزشتہ پچیس سالہ عہدِ خلافت میں اجتماعی اور انفرادی طور پر لوگ اُٹھے۔ اور چاہا۔ کہ کوئی ناکامی کی صُورت پیدا کریں۔ مگر خدا تعالےٰ نے آپ کو ہر میدان میں فتح و کامرانی عطا فرمائی۔ اور ہمیشہ آپ کا ساتھ دیا۔ حضُور فرماتے ہیں۔ ؎

اپنے بیگانوں نے جب چھوڑ دیا ساتھ مرا
وُہ مرے ساتھ رہا اُس کی وفا دیکھو تو

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے زمانہ میں کئی فتنے اُٹھے۔ اور ہر فتنہ سابقہ فتنوں سے خطرناک سمجھا گیا اور دُشمن نے خیال کیا۔ کہ یہ فتنہ اس کی مُرادوں کو بر لائے گا۔ مگر خدا تعالےٰ جو اپنے مقبولین کی بروقت امداد فرماتا ہے۔ اُس نے دُشمن کی سب آرزوؤں کو خاک میں ملا دیا۔

بالآخر ایک فتنہ شیخ مصری نے اٹھایا۔ اور نہ صرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو نعوذ باللہ مخذول قرار دیا۔ بلکہ جماعت احمدیہ کی اکثریت کو بھی دہریت کی رَو میں بہنے والی جماعت قرار دیا۔ اس موقعہ پر بھی خدا تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خاص تائید و نصرت فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کئی پیشگوئیاں پے در پے آپ کے ذریعہ پُوری کرائیں۔ تا ثابت ہو۔ کہ ناممکن ہے۔ کہ ایک مخذول کے ذریعہ ان پیشگوئیوں کا ظہور ہو۔

پس اس طرح خدا تعالےٰ نے حضور کا مقبول ہونا ظاہر فرمایا۔ اور اس کے بالمقابل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان اذا قال الرجل هلك الناس فهو اهلكهم۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۰۳) کے مطابق شیخ مصری مخذول ثابت ہُوا۔ اور اب وُہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر کا مصداق بنا ہُوا ہے۔ ؎

اے کہ بستی پئے تکفیر کمر
خانۂ ات ویران تو در فکرِ دگر

خاکسار
قمر الدین۔ مولوی فاضل۔ قادیان

جماعت ہائے احمدیہ بلاد عربیہ

از چودھری محمد شریف صاحب مولوی فاضل مبلغ بلاد عربیہ

اللہ تعالیٰ کا محض فضل اور موہبت ہے کہ اس نے ہندوستان کو مہبط آدم اول بنایا۔ اور پھر اپنے آخری آدم کو جو ہزار ہفتم کا آدم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا موعود اور امت محمدیہ کے لئے مہدی اور کسر صلیب کی وجہ سے مسیح موعود اور کثرت مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ واظہار غیب کی وجہ سے نبی اور رسول اور بلحاظ مماثلت تامہ مسیح عیسیٰ بن مریم۔ ابن مریم اور بلحاظ ذاتی نام احمد علیہ السلام اور بلحاظ مولد و مدفن قادیانی اور بلحاظ تاریخ تولد روحانی حسب آیت آخرین منہم لما یلحقوا بہم ۱۲۷۵ اور بلحاظ تاریخ نزول غلام احمد قادیانی ۱۳۰۰ کا مصداق ہے۔ اپنے خاتم الانبیاء سید ولد آدم کی پیشگوئیوں کے ماتحت ہندوستان میں نازل کیا فالحمد للہ علی ذالک

ظاہر ہے کہ اس عالی مقام امام الزمان مہدی وقت و مسیح دوران کے اتباع سب معمورۂ عالم میں ہونے چاہئیں تا شابہت اور مماثلت تثلیث کی کامل شعاعیں ابصار عالم کے لئے مشعل ہدایت ہوں سو ایسا ہی ہؤا بعض ضروری امور کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

بلاد عربیہ میں احمدیت کی تخم ریزی

مجھے اس وقت باقی معمورہ عالم کو دوسرے احباب کے لئے چھوڑ کر صرف بلاد عربیہ کے متعلق تذکرہ کرنا ہے۔ امر اول جس کا اظہار ضروری ہے وہ یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام علی وجہ البصیرت اس بات پر قائم تھے۔ کہ آپ صرف ہندوستان کے لئے نہیں بلکہ جمیع اقوام عالم کے لئے موعود اور ان سب کی طرف مبعوث ہیں۔ اس لئے آپ نے حسب سنت مطاع علیہ السلام ہر قوم کے رؤساء دین و دنیا کو اپنی بیعت میں شامل ہونے کی دعوت دی ہے۔ اور انہی میں سے بلاد عربیہ کے باشندے بھی ہیں۔ چنانچہ ان ممالک میں بھی آپ اپنی کتب و اشتہارات وغیرہ باقاعدہ ارسال فرماتے رہتے تھے جیسا کہ حضور کی تصانیف اور اشتہارات سے ظاہر ہے اور اسی نشر و اشاعت کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ ان بلاد میں تخم ریزی ہوگئی۔ جیسا کہ بعض عربوں مثلاً محمد بن احمد ساکن مکہ مکرمہ و محمد سعید الطرابلسی الشامی وغیرہ کو آپ کے صحابہ ہونے کا فخر حاصل ہؤا۔ اور بعض کو آپ کی کتب کے ذریعہ بلا واسطہ دیگرے ہدایت بھی نصیب ہوئی جیسے الشیخ محمد ابن ادریس الشافعی جو یمن کے باشندے تھے۔ اور ان کے ذریعہ سے ان کے بعض حلقہ بگوشان کو بھی جیسا کہ الحاج محمد المغربی الطرابلسی احمدی کی شہادت سے (جو آج تک زندہ اور بفضلہ تعالیٰ ہمارے پاس ہیں اور ۱۸۹۳ء سے احمدی ہیں) ظاہر ہے۔ پس ابتدائی کام جس کا دوسرا نام حضرت اقدس علیہ السلام نے تذکرۃ الشہادتین میں تخم ریزی فرمایا ہے۔ وہ آپ کے ہاتھ سے ہو چکی تھی۔ اور یہ بھی آپ کے صدق دعوے اور آپ کے عرب و عجم سب کی طرف مبعوث ہونے پر ایک زبردست شہادت ہے۔

امر دوم جس کا اظہار ضروری ہے وہ یہ ہے کہ حضرت اقدس علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کشفاً و الہاماً بتا دیا تھا کہ آپ کی دعوت عرب میں پھیلے گی۔ اور بڑے بڑے مخلص لوگ اس جماعت میں داخل ہوں گے حتیٰ کہ ان کو وحی الٰہی میں ابدال الشام کے الفاظ سے یاد کر کے یصلون علیک ابدال الشام قرار دیا گیا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ کثرت سے لوگ ان بلاد میں احمدیت کو قبول کریں گے۔ (لجۃ النور)

امر سوم۔ فرمایا ان بلاد و امصار میں کسی سیف و سنان سے کام نہیں لیا جائیگا بلکہ محض اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سماوی تحریکات کے ذریعہ احمدیت کو ان بلاد میں پھیلا دے گا۔ (التبلیغ وحمامۃ البشریٰ)

امر چہارم۔ حضرت اقدس یا آپ کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ ظاہری طور پر بھی دمشق میں منارۃ بیضا کے شرقی جانب بطور مسافر کے نزول کریگا۔ (تحفہ بغداد وحمامۃ البشریٰ)

امر پنجم۔ جماعت احمدیہ کی ظاہری ترقی خلافت ثانیہ میں ہوگی۔ اور خلافت ثانیہ میں جماعت احمدیہ کو ایسی ہی فتوحات حاصل ہوں گی جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ فتوحات حاصل ہوئیں (حقیقۃ الوحی)

سو الحمد للہ کہ ان پیشگوئیوں کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اور اپنے دست قدرت سے بغیر کسی وسیلہ ظاہری یا سبب مرئی کے سیدنا فضل عمر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو خلعت خلافت سے مشرف فرمایا اور آپ کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی اور حضرت اقدس کا وہ ارشاد پورا ہؤا کہ ینزل عند منارۃ شرقی دمشق۔

بلاد عربیہ میں احمدیہ مشن کی بنیاد

جب آپ ۱۹۲۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کشف مندرجہ ازالہ اوہام کہ میں شہر لنڈن میں فضائل اسلام پر تقریر کر رہا ہوں۔ اور اس کے بعد میں نے بعض چھوٹے چھوٹے پرندے پکڑے ہیں۔ پورا کرنے کے لئے یورپ جاتے ہوئے دمشق میں منارہ بیضا کے شرقی جانب نازل ہوئے تو آپ نے بلاد عربیہ میں باقاعدہ تبلیغی مرکز قائم کرنے کا تہیہ فرمایا۔ اور جون ۱۹۲۵ء میں مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل کو ہمراہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب دمشق کی طرف روانہ فرما دیا۔ دمشق پہونچنے پر سید صاحب اپنا مفوضہ کام پورا کر کے تشریف لے گئے اور مکرم مولوی جلال الدین صاحب اپنے کام میں مصروف ہوئے اور بفضلہ تعالیٰ علماء سے کثرت سے مباحثات و مناظرات وغیرہ کے بعد جماعت قائم ہوگئی۔ جماعت قائم ہوتے پر مخالفت کی آندھی بہت تیز ہوگئی۔ حتیٰ کہ علماء نے عاجز آکر آپ پر قاتلانہ حملہ کرا دیا۔ جس سے آپ بامر الٰہی شفایاب ہوگئے۔ بعدہ علماء کے ڈیپوٹیشنز وغیرہ سے متاثر ہو کر اور شور و غوغا زیادہ ہو جانے کی وجہ سے آپ کو فرانسیسی گورنمنٹ نے شام چھوڑ جانے کا حکم دے دیا۔ جس پر آپ اوائل ۱۹۲۸ء میں حضرت اقدس کے ارشاد کے ماتحت حیفا (فلسطین) میں مقیم ہوئے اور تبلیغ شروع کی۔ جس پر بعض لوگ احمدیت کے دلائل سے متاثر ہو کر احمدی ہوگئے علماء نے اس بات کو دیکھ کر مباحثات وغیرہ شروع کئے۔ پادریوں سے بھی آپ نے گفتگوئیں کیں۔ آخر ان سب نے اپنی ناکامی محسوس کر کے آپ سے بائیکاٹ کا فتوےٰ دے دیا۔ اور جس ہوٹل میں آپ رہتے تھے وہاں پہرہ بٹھا دیا۔ تا کہ کوئی شخص آپ کے پاس نہ جانے پائے۔ مگر حمایت الٰہی اور ہر قسم کی مذہبی آزادی ہونے کی وجہ سے یہ تمام تکالیف دور ہوگئیں۔

پھر احمدیت کے خلاف علمائے شام وغیرہ کی طرف سے کتابیں مفت شائع کی گئیں۔ جس پر مولوی صاحب بھی ان کا جواب حسب مواقع و ضرورت اخبارات و اشتہارات و تالیف و کتب کے ذریعہ دیتے رہے۔ اور مصر وغیرہ میں بھی جہاں قبل ازیں ۱۹۲۲ء سے مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کام کر رہے تھے

اور ایک جماعت بنا چکے تھے۔ دورے کرتے رہے۔ اور کئی ایک مقامات پر احمدیت کا پودا بویا گیا۔ آخر ۱۹۳۱ء کے آخر میں مکرم مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی فاضل ان کی جگہ متعین ہوئے۔ اور وہ بھی اپنے اس مفوضہ کام میں مشغول رہے۔ آپ نے مارچ ۳۲ء سے مقامی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک غیر مؤقت رسالہ "البشارۃ الاسلامیۃ الاحمدیۃ" (عربی) کے نام سے جاری کیا۔ جس کے اپریل ۱۹۳۳ء تک بارہ نمبر پورے ہوئے اس کے بعد جنوری ۱۹۳۵ء میں "البشریٰ" کے نام سے ایک ماہوار (عربی) رسالہ جاری کیا۔ جو آج تک بفضلہ تعالیٰ جاری ہے۔ اور پانچویں سال میں ہے اور جبل الکرمل (حیفا) سے ماہوار شائع کیا جا رہا ہے۔ آپ کی تحریک سے جماعت ہائے عربیہ نے اس سال ایک پریس بھی خریدا۔ جس کا نام المطبعۃ الاحمدیہ ہے جس پر قریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ صرف ہوا۔ مکرمی مولوی جلال الدین صاحب کے زمانہ میں کبابیر میں جو مسجد۔ جامع سیدنا محمود۔ تیار ہو رہی تھی (اور بلاد عربیہ میں پہلی احمدیہ مسجد ہے) اور قریب الاختتام تھی۔ وہ بھی آپ کے وقت میں مکمل ہوئی۔ جس پر نو ہزار روپیہ کے قریب خرچ کا اندازہ کیا گیا ہے۔ اور اس سال ۱۹۳۹ء میں بفضلہ تعالیٰ احمدیہ پریس اور احمدیہ لائبریری کے لئے بلڈنگ تیار کی گئی ہے جس پر اخراجات کا اندازہ چھ سات سو کیا گیا ہے۔ جنوری ۱۹۳۶ء سے مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل ان کے قائم مقام ہوئے۔ اور اپنے مفوضہ کام کو سرانجام دیتے رہے۔ اور انکی واپسی کے بعد ستمبر ۱۹۳۸ء سے خاکسار محمد شریف مولوی فاضل سے

این سعادت چو بود قسمت ما
رفتہ رفتہ رسید نوبت ما

کا مصداق ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اور جس مقصد کے لئے یہاں بھیجا گیا ہے اس کے لئے کوشاں ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ ؎

اے خداوندم بنام مصطفیٰ
کش شدی در ہر مقامے ناصرے
دست من گیر از رہ لطف و کرم
در مہم باش یار و یاورے
تکیہ بر زورے تو دارم گرچہ من
ہم چو خاکم بلکہ زاں ہم کمترے

بلاد عربیہ میں جماعتیں

اس وقت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شبانہ روز دعاؤں اور کوششوں اور راہنمائی اور برکت سے مندرجہ ذیل مقامات پر احمدیہ جماعتیں ہیں (۱) کبابیر (۲) حیفا (۳) قاہرہ (۴) دمشق (۵) بغداد۔

بلاد عربیہ میں احمدی افراد

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل مقامات پر انفرادی طور پر احمدی پائے جاتے ہیں۔ طیرہ[۱]۔ ام الفحم[۲]۔ جنین[۳]۔ صباریں[۴]۔ طول کرم[۵] (فلسطین) بصرہ[۶]۔ حبانیہ[۷]۔ اربل[۸] فرقان[۹]۔ خانقین[۱۰]۔ موصل[۱۱] (عراق) مرسی مطروح[۱۲] اسکندریہ[۱۳] (مصر) جدہ[۱۴]۔ عدن[۱۵]۔ جیزان[۱۶] (جزیرہ عرب) مسقط[۱۷]۔ بحرین[۱۸] (خلیج فارس) حمص[۱۹]۔ طرابلس الشام[۲۰] (سوریا) بر جا[۲۱] (لبنان)

فاللّٰھم زد فزد۔

جماعتہائے بلاد عربیہ کا اخلاص

جماعتہائے بلاد عربیہ بفضلہ تعالیٰ اخلاص میں بھی اچھا نمونہ دکھا رہی ہیں۔ جامع سیدنا محمود۔ احمدیہ پریس کی قیمت۔ اور احمدیہ لائبریری اور اس کی تعمیر اور ان کے اخراجات کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ جس سے ان کی مالی قربانیوں کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ پھر یہ کہ جامع سیدنا محمود۔ اور احمدیہ پریس و لائبریری کے لئے زمین اہل کبابیر نے چار پانچ کنال کے قریب وقف کی۔ علاوہ ازیں ماہوار چندے فرض واجب کے طور پر کم و بیش اپنی حیثیت کے مطابق ادا کرتے ہیں۔ جن کا ⅓ حصہ حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کراتے ہیں۔ اور باقی ⅔ حصہ مقامی ضروریات پر صرف کرتے ہیں۔ مثلاً اس وقت صرف پچاس روپیہ ماہوار کے قریب جماعت احمدیہ قاہرہ اس مکان کا کرایہ ادا کرتی ہے۔ جہاں ہفتہ میں دو بار دینی اجلاس منعقد کئے جاتے ہیں۔ پھر حسب حیثیت تحریک جدید میں بفضلہ تعالیٰ حصہ لے رہے ہیں۔ جوبلی فنڈ میں بھی حصہ لیا ہے۔ جس سے ان کی حضرت اقدس سے عقیدت ظاہر ہے۔

پھر جن احباب کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماتا ہے۔ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور قادیان کی زیارت کے لئے بھی جاتے ہیں۔ چنانچہ سال گذشتہ۔ اور سال ہذا میں السید عبد الحمید آفندی خورشید اور السید احمد آفندی حلمی قادیان ہو کر آئے ہیں۔ اور اچھا اثر وہاں سے لائے ہیں۔ چنانچہ احمد آفندی حلمی صاحب کی والدہ جو ایک نہایت تعلیم یافتہ فاضلہ اور ادیبہ وسیاسیہ اور ذی مرتبہ خاتون ہیں۔ محض احمد آفندی حلمی صاحب کی قادیان سے واپسی پر اور ان سے حالات دریافت کر کے اور ان کے چہرہ سے نہایت اچھا اثر محسوس کر کے ان کے آتے ہی بیعت کر کے داخل سلسلہ ہو گئیں۔ حالانکہ وہ قبل ازیں احمدی مبلغین سے مباحثات کرتی رہی ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

الغرض اس لحاظ سے بھی اور تعلیمی پہلو کے لحاظ سے بھی بلاد عربیہ کی جماعتیں بھی بفضلہ تعالیٰ نہایت اچھے مقام پر ہیں۔ حتیٰ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جن کی نگاہ نہایت دور بین اور وقت رس ہے۔ اپنے اس سال کے ایک خطبہ میں فرما چکے ہیں: کہ علمی لحاظ سے یہ جماعتیں بیرون ہند کی جماعتوں کے لحاظ سے اول نمبر پر ہیں۔ اور بالعموم دوسرے نمبر پر۔

وھذا من فضل اللّٰہ

معذرت خواہی

میری طرف سے "مخلصانہ مبارکباد" کے عنوان سے ایک گذشتہ پرچہ میں جو نوٹ شائع ہوا ہے میں سخت نادم ہوں۔ کہ اس میں حضرت ام المومنین حضرت نواب محمد علی خانصاحب۔ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ و حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے اسمائے گرامی سہواً رہ گئے ہیں۔ عمداً اور ارادتاً ایسا ہرگز نہیں ہوا۔ میں نے عبارت ایک شاگرد سے لکھوائی تھی۔ اور اسے مجملاً اپنا مافی الضمیر بتا دیا تھا۔ اس فروگذاشت کا مجھے بہت افسوس ہے۔ اور اس کے لئے ان بزرگوں سے معذرت خواہ ہوں۔ پیر و پرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

اقتصادیات

انڈین اکنامکس کانفرنس میں دنیا کے اقتصادیات پر تقریریں

اس وقت دنیا کے اقتصادی تغیرات نے بڑے بڑے مدبرین کو اپنی طرف متوجہ کر رکھا ہے۔ اور دراصل یہ سوال ہے بھی بہت اہم۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ اقتصادی مشکلات نے اس وقت انسانی زندگی کو نہایت تلخ بنا رکھا ہے۔ اور ہندوستان کا اس سے متاثر ہونا لازمی ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ اس کا بہت گہرا اثر ہندوستان پر پڑ رہا ہے یہی وجہ ہے۔ کہ سیاسی رہنما اپنے اپنے فہم کے مطابق اسے حل کرنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ کدھر جا رہے اور کیا سوچ رہے ہیں۔ اس کا اندازہ کرنے کے لئے ۲ر جنوری کو الہ آباد میں منعقد ہونے والی انڈین اکنامکس کی ۲۳ ویں کانفرنس کی کارروائی کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اس کی صدارت کے فرائض ڈاکٹر ایل۔ سی۔ جین پروفیسر اقتصادیات پنجاب یونیورسٹی نے سرانجام دیئے۔ اس موقع پر پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے جو تقریر کی۔ وہ نہایت اہم ہے۔ انہوں نے کہا۔ دنیا میں اس وقت جو خرابیاں رونما ہو رہی ہیں۔ ان کا بڑا سبب ہمارا موجودہ اقتصادی نظام ہے۔ پرانا سرمایہ دارانہ نظام اب بستر مرگ پر دم توڑ رہا ہے۔ اور جنگ کے خاتمہ پر اس کا ختم ہو جانا بالکل یقینی ہے۔ اس کی جگہ کونسا نظام لے گا۔ اس کے متعلق فی الحال کچھ کہنا مشکل ہے لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ روس میں اس وقت جو نظام رائج ہے۔ اس کی بنیادیں بہت مضبوط ہیں۔ اور اس میں موجودہ اقتصادی برائیوں اور خرابیوں کا مکمل حل موجود ہے۔ اور گو روس کے بعض سیاسی رجحانات سے مجھے شدید اختلاف ہے لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ سوشلزم کے سوا ہماری اقتصادی نجات کا اور کوئی ذریعہ ہی نہیں۔ سیاسی جمہوریت کا تجربہ بالکل ناکام ہو چکا ہے اور جب تک ہم اس کے ساتھ ساتھ اقتصادی جمہوریت کو قائم نہیں کرتے۔ یہ تجربہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جمہوریت اسی صورت میں کامیاب ہو سکتی ہے کہ اس کی بنیاد سوشلزم پر رکھی جائے۔ اس کے علاوہ ہمارے سامنے سب سے بڑا مسئلہ پیداوار کی تقسیم کا ہے۔ اور اسے حل کئے بغیر ہماری سیاسی اقتصادی نجات ناممکن ہے۔ اگر ہم ہر معاملے میں روس کی اندھا دھند تقلید کرتے جائیں گے۔ تو اس کا نتیجہ بھی تباہی کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

اس کے علاوہ ہماری اقتصادی مشکلات کے حل کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ کانگرس کے اقتصادی پروگرام پر عمل کیا جائے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بڑی بڑی صنعتیں اور دیہاتی صنعتیں ایک ساتھ کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ ایک وقت میں ایک ہی کامیاب ہو سکتی ہے۔ مگر ہمارے موجودہ حالات کا تقاضا یہ ہے کہ دونو کو بیک وقت زندہ رکھا جائے بڑی بڑی صنعتوں کو ترقی دیئے بغیر کوئی ملک اپنی آزادی قائم نہیں رکھ سکتا۔ کیونکہ اس کے بغیر ملکی ڈیفینس کو مضبوط نہیں بنایا جا سکتا۔ لیکن اس میدان میں ہم ابھی اتنا پیچھے ہیں۔ کہ بام اوج تک پہنچنے کے لئے کم سے کم نصف صدی کا عرصہ درکار ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہندوستان حکومت کی امداد کے بغیر صنعتی ترقی کر ہی نہیں سکتا۔ اور جب تک ہم سیاسی طور پر آزادی حاصل نہیں کرتے اس وقت تک یہ امداد حاصل نہیں کر سکتے اس اثنا میں دیہاتی صنعتوں کو زندہ رکھنا اشد ضروری ہے۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے پنڈت جی نے کہا۔ ہماری آئندہ سیاست اقتصادی محور کے گرد گھومتی رہے گی دنیا کا اقتصادی نظام درہم برہم ہو رہا ہے اور اس میں اہم تبدیلیاں رونما ہونے والی ہیں۔ دنیا کے اکثر ممالک نے پیداوار کی تقسیم کے مسئلہ کو کامیابی سے حل کر لیا ہے گو غیر ملکی حکومت کے ماتحت ہونے کی وجہ سے ہم اس کے حل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے ہوں۔ لیکن اس وجہ سے کہ ہم آزاد نہیں ہیں اس سوال کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور انڈین نیشنل پلیننگ کمیٹی کے سامنے سب سے اہم مسئلہ یہی ہے۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ کمیٹی بڑے بڑے صنعتی ادارے قائم کر کے ہندوستان کی صنعتی ترقی میں امداد دیگی وہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ بہرحال یہ کمیٹی خواہ کچھ فیصلہ کرے۔ تمام جد وجہد فضول ہے جب تک کہ اسے اپنے فیصلوں پر عمل کرانے کا اختیار حاصل نہ ہو۔ اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں۔ جب تک کہ ہندوستان آزاد نہ ہو۔ سیاسی آزادی منحصر ہے اقتصادی آزادی پر۔ تاہم یہ کمیٹی مستقبل کے لئے تیاری کر رہی ہے۔ اور وہ ملک کے لئے کوئی جامع اقتصادی پروگرام تیار کر دے گی۔

پنڈت جواہر لال صاحب کے ان خیالات سے ظاہر ہے۔ کہ ایک طرف تو وہ ہندوستان میں اقتصادی انقلاب پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور دوسری طرف اس اقتصادی نظام سے بے حد متاثر ہیں۔ جو روس میں جاری ہے حالانکہ روس میں جو نظام قائم ہے۔ وہ روز بروز کھوکھلا اور ناکام ثابت ہو رہا ہے جیسا کہ اسی کانفرنس کے صدر صاحب نے اپنی تقریر میں کہا۔ چنانچہ پروفیسر جین ماہر اقتصادیات نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "اس حقیقت کو اب تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں۔ کہ انسان کی آئندہ اقتصادی ترقی کے لئے نہ سرمایہ دارانہ نظام ہی کوئی ہموار اور سیدھی راہ پیدا کر سکتا ہے اور نہ اشتراکیت ہی ہمارے امراض کا صحیح علاج ہو سکتی ہے۔ نیشنلزم تو دنیا کے لئے ایک لعنت بن چکی ہے۔ انٹرنیشنلزم اگرچہ بذاتہ اچھی چیز ہے۔ مگر اس کی کامیابی بھی ممکن نظر نہیں آتی۔ سرمایہ دارانہ نظام ٹوٹ رہا ہے۔ اور سوشلزم اور کمیونزم موجودہ دور میں اعتماد کھو چکے ہیں۔ ملک کی اقتصادی تعمیر کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ یہاں ایک ایگریکلچرل ٹرسٹ قائم کیا جائے۔ اور زراعت کے ماہرین کی خدمات اس کے لئے حاصل کی جائیں۔ یورپ کی سرمایہ داری سے نجات حاصل کرنے کے لئے کارل مارکس نے جس علم الاقتصاد کی بنیاد رکھی تھی۔ اسے لینن و سٹالن نے عملی صورت دی۔ لیکن آج تجربہ نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ بھی مزدوروں کی مشکلات کا صحیح علاج نہیں۔ اس کے ذریعہ سرمایہ داروں کو تو سزا دی جا سکتی ہے لیکن مزدوروں کی فلاح نہیں ہو سکتی۔ اس کی بنیاد انتقام پر ہے اس لئے اس سے وہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا جس کا حصول اس کی غرض و غایت بیان کی جاتی تھی۔ قریباً اکیس سال سے یہ نظام روس میں قائم ہے۔ مگر اس طویل عرصہ میں یہ نظام روس سے سرمایہ داری کو ختم نہیں کر سکا۔ اور سٹالن نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ ذاتی ملکیت کا سوال جبر و تشدد سے حل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ۱۹۳۴ء میں اس نے کسانوں اور تاجروں کو محدود ذاتی ملکیت۔ محدود ذاتی محنت اور محدود سرمایہ داری کے حقوق عطا کر دیئے۔ اور اب جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے عنقریب یہ حد بندیاں بھی دور کر دی جائیں گی گویا سرمایہ داری کا نظام تو فیل ہوا تھا۔ اس کے بالمقابل جو نظام روس نے تجویز کیا تھا۔ وہ بھی فیل ہو چکا ہے۔ ان ناکامیوں کی وجہ یہ ہے کہ جو راہ اختیار کی جاتی ہے وہ افراط یا تفریط پر مبنی ہوتی ہے اور ان قرائن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دنیا ٹھوکریں کھا کر اور مجبور ہو کر آخر اسی اعتدال کے مقام پر آئے گی جو اسلام نے تجویز کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اسلام محنت و مشقت کر کے مال جمع کرنے سے کسی کو نہیں روکتا۔ لیکن یہ ضروری قرار دیتا ہے کہ ہر دولت مند اور آسودہ حال اپنے مال کا چالیسواں حصہ قومی بیت المال کے لئے لازمی طور پر ادا کرے۔ جو ضرورت مندوں پر خرچ کیا جائے۔ اور انہیں ترقی کرنے کے مواقع بہم پہنچائے جائیں۔

چوہدری سر ظفر اللہ خان کی عقیدتمندی

معزز معاصر پارس ۱۱- جنوری ۱۹۴۰ء مندرجہ بالا عنوان سے لکھتا ہے۔

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان لاء ممبر گورنمنٹ آف انڈیا۔ قادیان کی احمدیہ جماعت کے ایک نامور رکن ہیں۔ وہ ہندوستان کے ان سیاستدانوں میں سے ایک ہیں۔ جن کی قابلیت اور وسیع النظری کا ہر شخص قائل ہے۔ آج سے صرف چند سال پہلے وہ پنجاب کے ایک گمنام بیرسٹر تھے۔ لیکن راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں انہوں نے وہ نام پیدا کیا کہ انگریز اور ہندوستانی نمائندوں نے چوہدری صاحب کی ذہانت اور ان کی قابلیت کی دل کھول کر داد دی۔ چنانچہ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ ایک موقع پر جب انہوں نے تقریر ختم کی۔ تو رائٹ آنریبل مسٹر سرینواس شاستری اس قدر متاثر ہوئے کہ جوش انبساط میں ان کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا آئیں اور چوہدری صاحب سے بغلگیر ہو کر انہوں نے ان کی خداداد قابلیت پر مبارکباد دی۔ اور یہ اسی کا نتیجہ تھا۔ کہ چوہدری صاحب سر سیموئل ہور اور دیگر انگریز حکام کی نظروں میں جچ گئے۔ اور انہیں سر فضل حسین کی جگہ گورنمنٹ آف انڈیا کی ایگزیکٹو کا ممبر بنا دیا گیا۔ ایگزیکٹو کے ممبر کی حیثیت سے انہوں نے وہ درجہ حاصل کیا۔ کہ آج وہ نہ صرف ایک سینیر ممبر کے طور پر امتیازی پوزیشن کے مالک ہیں۔ بلکہ کم و بیش تین بار انگلستان میں گورنمنٹ ہند کی نمائندگی کے فرائض انجام دے چکے ہیں۔ چوہدری صاحب بے شک ایک اعلےٰ سرکاری ملازم ہیں۔ لیکن جہاں تک حُبِّ وطن یا ملک کے سیاسی وقار کے تحفظ کا تعلق ہے۔ وہ کسی محب وطن سے کم نہیں ہیں۔ چنانچہ ملک معظم کی تاجپوشی کے موقع پر لندن میں ان کی براڈکاسٹ تقریر ان کے قابل قدر خیالات کی شاہد ہے۔

ایک خاص بات جس سے متاثر ہو کر ہم نے چوہدری صاحب کے متعلق یہ نوٹ لکھنا ضروری خیال کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ پچھلے دنوں وہ نو آبادیات کے وزراء کی کانفرنس منعقدہ لندن میں گورنمنٹ ہند کے نمائندہ کی حیثیت سے تشریف لے گئے تھے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہاں ابھی ان کا کام ختم نہ ہوا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان کے جس کے وہ ایک سرگرم رکن ہیں۔ سالانہ جلسہ کے انعقاد کا وقت قریب آگیا۔ اس لئے انہوں نے جلسہ کے وقت قادیان پہنچنے کا فیصلہ کر لیا۔ ممکن ہے۔ کہ وہ اہم سرکاری فرائض کے زیر نظر محض جلسہ کی شمولیت کے لئے قادیان نہ پہنچ سکتے لیکن اپنے مذہبی پیشوا کے عہد خلافت کی سلور جوبلی کی خوشی میں انہوں نے تین لاکھ روپیہ کی پیشکش کے لئے جو اپیل کر رکھی تھی اس کی کامیابی اور حضرت صاحب سے عقیدت کے اظہار کے لئے انہوں نے عجلت سے ہندوستان پہنچنا ضروری خیال کیا۔ چنانچہ ۲۴ دسمبر کی صبح کو دہلی میں اپنے عہدہ کا چارج لے کر اسی رات وہ قادیان کے لئے روانہ ہو گئے اور جس مقصد کے لئے وہ قادیان پہنچے تھے اس میں انہوں نے پورے طور پر کامیابی حاصل کی۔ گو تعصب کے باعث ملک کے مسلم اور غیر مسلم اخبارات نے قادیان کے گزشتہ عظیم الشان اجتماع اور جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ لیکن جنہوں نے اس سالانہ تقریب کو بچشم خود دیکھا ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی تنظیم اپنے پیشوا میں اس کی عقیدت اور مذہبی اصولوں پر عمل قابل رشک ہے۔

چوہدری صاحب کے مذہبی عقائد سے خواہ کسی کو کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو مگر انہیں اپنے روحانی پیشوا کی ذات اور اپنے مذہب سے جو عقیدت ہے۔ وہ قابل ستائش ہے ہمیں ذاتی طور پر اس بات کا علم ہے۔ کہ اگر کہیں ضرورت پیش آجائے تو وہ امیر جماعت احمدیہ کے حکم پر دنیا کی بڑی سے بڑی قربانی دینے میں انتہائی خوشی محسوس کریں گے ؂

جلسہ جوبلی کے متعلق ایک غیر احمدی صاحب کے تاثرات

چند احمدی دوستوں کے ایماء پر میں جلسہ خلافت جوبلی میں شرکت کی غرض سے ۲۷ دسمبر کی شام کو قادیان پہنچا۔ اس وقت حضرت امیر جماعت جلسہ میں تقریر فرما رہے تھے۔ میں پنڈال میں اختتام تقریر تک موجود رہا۔ ۲۸ و ۲۹ دسمبر کو بھی تقریروں سے محظوظ ہوتا رہا۔ حضرت امیر سلسلہ کی تقاریر سننے کا خاص طور پر آرزومند تھا۔ کیونکہ میں ان کی ایک شاندار تقریر سے جو لاہور بریڈ لاہال میں آپ نے شاید ۱۹۱۹ء میں فرمائی تھی۔ مسرور ہو چکا تھا۔ جو بین الاقوامی اتحاد پر کی گئی تھی۔ اور پسند خاص و عام تھی۔

۲۹- کی شام کی ٹرین سے میں لاہور واپس آگیا۔ تمام اجلاس خدا کے فضل و کرم سے حد درجہ کامیاب اور پرشکوہ تھے۔ انتظام کے لحاظ سے بھی ہر چیز قابل داد تھی۔

میں ایک غیر احمدی ہوں۔ مدت سے افریقہ میں رہتا ہوں۔ ہاں میرے احمدی احباب کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ قادیان سے واپسی پر میں اپنے دل میں جماعت احمدیہ کی تنظیم اور اس کی اسلامی خدمات خصوصاً حضرت امیر سلسلہ کی تبلیغی سرگرمیوں کی نسبت بہت سے تاثرات لے کر آیا ہوں۔ اسی سلسلہ میں جشنِ خلافت جوبلی پر میں نے چند اشعار کہے ہیں جو درج ذیل کرتا ہوں۔

دو روز قادیان میں رہا ہے مرا قیام
اس جشن جوبلی کے لئے آئے شوق سے
عیسائی ہندو سکھ و مسلماں پہ مشتمل
جلسے میں بول تو سارے مقرر تھے باخبر
روحانیت کے پھول بکھرتے تھے ہر طرف
ان کا وجود وقف ہے اسلام کے لئے
اوصاف و قابلیت و اخلاق میں ہیں فرد
تھے جاذب توجہ مناظر وہاں کے سب
بتلاؤں کیا کہ جلسے میں ہر تشنہ کام کو
والنٹیر بنے تھے امیر و غریب سب
فقدان تھا ذرا نہ قیام و طعام کا

دیکھا رُوپہلی جوبلی کا خوب اہتمام
ہر صوبہ و دیار کے افراد خاص و عام
ہر فرقہ و عقیدہ کا مجمع تھا لاکلام
لیکن امیر سلسلہ کرتے تھے دل کو رام
ہوتے تھے اہل جلسہ سے جسدم وہ ہمکلام
اس راہ میں عمل سے ہیں دن رات تیز گام
ان کی فضیلتوں کا بہت ہے بلند بام
توحید و معرفت کے نظارے تھے صبح و شام
ملتے تھے بسکہ بادۂ عرفاں کے بھر کے جام
بھرپور خوبیوں سے تھا ہر حسن انتظام
مہماں نوازیوں کا تھا کچھ ایسا التزام

شیدا بتائے جلسے کے کیا کیا تاثرات
ہر ایک خوش تھا واپسی پر اور شاد کام

احرار اور کانگرس

معاصر انقلاب (۵ جنوری) لکھتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ احراریوں کے "بڑ مول ساب" (مولوی حبیب الرحمٰن) جو پچھلے دنوں جواہر لال نہرو کی دم بنے ہوئے صوبے بھر کا چکر کاٹ رہے تھے۔ کانگرسی لیڈروں سے کچھ اخذ کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ غالباً یہی وجہ ہے۔ کہ اب وہ ادھر سے نکل کر اُدھر یعنی سبھاش بوس کی طرف ہو گئے ہیں۔ چنانچہ دہلی کے ایک جلسے میں آپ نے سبھاش بابو کے بعد تقریر کی اور فرمایا کہ کانگرس کا رویہ احرار اور جمعیۃ العلماء کے متعلق بہت افسوسناک ہے "افسوسناک رویہ" غالباً یہی ہو گا۔ کہ ان لوگوں نے اپنی ملت کے ساتھ غداری بھی کی۔ لیکن پھر بھی کانگرس نے ان کے وظیفے مقرر نہ کئے۔ لیکن "بڑ مول ساب" کو معلوم ہونا چاہیے کہ کانگرس کے لیڈر بڑے ہوشیار واقع ہوئے ہیں۔ اگر انہیں یقین ہو جائے کہ مسلمانوں میں آپ لوگوں کا کچھ قدر و وقعت ہے۔ تو وہ آپ کو آنکھوں پر بٹھائیں لیکن انہیں خوب معلوم ہے کہ آپ پیسے لے کر ڈکار بھی نہ لیں گے۔